السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

''الصلوة خیر من النوم'' کے الفاظ فجر کی پہلی اذان میں کہے جائیں یا دوسری اذان میں، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ان الفاظ کو پہلی اذان میں کہا جائے وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

''الصلوة خیر من النوم'' کے الفاظ فجر کی پہلی اذان میں کہے جائیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ''جب تم صبح کی پہلی اذان دو تو اس میں ''الصلوة خیر من النوم' کہو۔'' [مسند احمد، ص: ۴۰۸، ج ۴]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ الفاظ فجر کی پہلی اذان میں کہے جائیں۔ لیکن اس بات کا بھی علم ہونا چاہیے کہ حدیث مذکورہ میں اذان سے کیا مراد ہے؟ اس سے مراد وہ اذان ہے جو نماز فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد کہی جاتی ہے اور دوسری اذان سے مراد اقامت ہے اور اقامت کو بھی اذان کہا جاتا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: ''ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے'' [صحیح بخاری، الاذان: ۹۲۷]

اس حدیث میں دو اذانوں سے مراد اذان اور اقامت ہے۔ جو اذان نماز فجر کے وقت سے پہلے ہوتی ہے اسے فجر نہیں کہا جاتا کیونکہ وہ تو فجر سے پہلے ہوتی ہے کیونکہ اس کا مقصد حدیث میں بایں الفاظ میں بیان ہوا ہے ''قیام کرنے والا گھر واپس آجائے اور سویا ہوا انسان خبردار ہو جائے۔'' [صحیح بخاری، الاذان: ۶۲۱]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسے اذان تہجد کہنا بھی محل نظر ہے بلکہ اذان سحری کہنا چاہیے، بہر حال ''الصلوة خیر من النوم'' اس اذان میں ہیں جو نماز فجر کے وقت کے بعد دی جائے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:133